دعوت اسلامی کے
شب و روز

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
کی عظمت وشان ظاہر کرنے والی 40 حدیثوں کا مجموعہ بنام

اَربعینِ
عثمانی



پیشکش
شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : **اربعینِ عثمانی**

مؤلف : مولانا ابو الحسان کاشف شہزاد عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

پروف ریڈنگ : مولانا غیاث الدین عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

نظر ثانی : مولانا عمر فیاض عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

صفحات : 29

اشاعتِ اول: (آن لائن): ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۳ھ، جولائی 2022ء

پیشکش : دعوت اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

shaboroz@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ !
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف پڑھنے والے پر رحمت کا نُزول

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ (درود شریف) کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ، ج1، ص490، حدیث:907)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُنْفَرِد اعزاز

یوں تو اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صحبت پانے اور پھر ایمان کی حالت میں دنیا سے جانے والا ہر مسلمان (یعنی صحابیٔ رسول) اہلِ ایمان کے سر کا تاج اور دل کی راحت ہے لیکن حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی تو شان ہی نرالی ہے۔ اللہ پاک کے کسی نبی علیہ السلام کا داماد ہونا ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو خوش نصیب انسانوں کو ہی نصیب ہوتا ہے لیکن حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص کے نکاح میں کسی نبی علیہ السلام کی دو بیٹیاں نہیں آئیں۔ اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّورَین" یعنی "دو نور والا" کہا جاتا ہے۔

(السنن الکبرٰی للبیہقی، 115/7، حدیث:13427)

سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت سے پہلے اپنی شہزادی حضرت رُقَیّہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے کیا تھا، غزوۂ

بدر کے موقع پر ان کا انتقال ہوا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دوسری شہزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ سے کر دیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص118)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا

ہو مبارک تم کو ذُو النُّوْرَیْن جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش، ص246)

حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے یومِ شہادت 18 ذوالحجۃ الحرام کی مناسبت سے 40 حدیثوں کا مجموعہ بنام "اَرْبَعِیْنِ عُثمانی" پیشِ خدمت ہے۔ احادیث کے عربی کلمات پر اعراب لگانے، شرح ذکر کرنے اور حَتَّی الْاِمکان (جہاں تک ہوسکے، As far as possible) آسان الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن پھر بھی علم کی مشکلات مکمل طور پر دور نہیں ہو سکتیں۔

احادیث کی اسنادی حیثیت کا بیان

"اَرْبَعِیْنِ عُثمانی" میں ہر حدیث کے بعد بریکٹ میں حوالے (Reference) کے علاوہ حدیث کی اسنادی حیثیت بھی بیان کی گئی ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق ان 40 میں سے 15 حدیثیں صحیح، 7 حدیثیں حَسَن، 1 حدیث حَسَن لِغَیرِہٖ جبکہ 17 حدیثیں ضعیف ہیں۔ اسنادی حیثیت کی تَعیِین کے سلسلے میں بالخصوص مولانا زبیر عطاری مدنی اور مولانا نعیم احمد عطاری نے تعاون فرمایا، اللہ کریم ان دونوں حضرات کو دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں عطا فرمائے۔

اس بات کے دلائل ہم ''اَرْبَعِینِ حَیدَری'' میں پیش کر چکے ہیں کہ فضائل کے معاملے میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے۔

تمام عاشقانِ رسول سے گزارش ہے کہ ''اَرْبَعِیْنِ عُثْمانی'' کاخود مطالعہ فرمائیں، دوسرے عاشقانِ رسول تک پہنچائیں اور اگر اس میں کسی بھی قسم کی غلطی پائیں تو ہمیں اس میل آئی ڈی (shaboroz@dawateislami.net) پر ضرور مطلع فرمائیں، ان شاء اللہ اس غلطی کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

شانِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بزبانِ مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم

(1) لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ یعنی جنت میں ہر نبی کا کوئی (خاص) ساتھی ہوتا ہے اور میرے (خصوصی) ساتھی عثمان ہیں۔

(ابن ماجہ، 1/78، حدیث:109، **اسنادہ ضعیف**)

شرح

حضرت علامہ نورُ الدّین علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: یہ فرمانِ عالی شان صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی اور کے لئے رَفاقت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کے لئے کوئی خاص رفیق ہوتا ہے جبکہ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کئی خاص رُفقاء ہیں۔ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو خصوصاً ذکر کرنے میں آپ کے بلند وبالا مقام ومرتبے کی طرف اشارہ ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 10/432)

(2) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر ہاتھ ملانے کا شرف

حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ نہ کھینچا یہاں تک کہ اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور پھر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! عثمان آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اُمْرُؤٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** یعنی وہ ایک جنتی آدمی ہیں۔ (معجم اوسط، 1/99، حدیث:300، **اسنادہ ضعیف**)

(3) عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی عثمان جنتی ہیں۔ (ابوداؤد، 4/279، حدیث:4649، **اسنادہ صحیح**)

شرح

امام محمد عبدالرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جنت میں جانے والے خوش نصیبوں کے ہمراہ داخلِ جنت ہوں گے۔

(فیض القدیر، 4/399، تحت الحدیث:5379)

(4) حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت کا حکم فرمایا۔ ایک صاحب نے دروازے پر آکر حاضری کی اجازت طلب کی۔ ارشاد فرمایا: انہیں آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوش خبری بھی سنادو، یہ آنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب نے اجازت طلب کی، ان سے متعلق بھی یہی ارشاد ہوا کہ انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ، یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے بعد تیسرے صاحب نے حاضری کی اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ **تَوَقُّف** کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: **اِئْذَنْ لَّہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی سَتُصِیبُہٗ** یعنی انہیں آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوش خبری بھی سناؤ ایک مصیبت کے ساتھ

جو عنقریب انہیں پہنچے گی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے، جب میں نے آپ کو یہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنایا تو آپ نے (جنت کی خوشخبری پر) حمدِ خداوندی بجا لانے کے بعد فرمایا: (اس مصیبت پر صبر کرنے کے معاملے میں) اللہ مدد گار ہے۔

(بخاری، 2/529، حدیث: 3693، 3695، لمعات التنقیح، 9/648، **اسنادہ صحیح**)

(5) حضرت سیدنا عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غیبی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: **ذَاتَ یَوْمٍ تَهْجُمُوْنَ عَلٰى رَجُلٍ مُعْتَجِرٍ بِبُرْدَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ** یعنی ایک دن تم لوگ ایک ایسے جنتی شخص کے پاس داخل ہوگے جو سر پر چادر اوڑھے ہوئے لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا۔ پھر جب (خلافتِ عثمانی کے آغاز کے موقع پر) میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ سر پر دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

(مستدرک، 6/77، حدیث: 4589، **اسنادہ صحیح**)

(6) حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر اچانک مُسکرانے اور ساتھیوں سے فرمانے لگے: تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں مسکرایا؟ حاضرین نے عرض کیا: اے امیرُ المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ کے قریب ہی پانی منگوا کر وضو فرمایا جیسا کہ میں نے وضو کیا ہے، اس کے بعد مسکرائے اور فرمایا: تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں مسکرایا؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: جب آدمی وُضو کے لئے پانی منگوا کر چہرہ دھوتا ہے تو اللہ پاک اس کے چہرے کے گناہوں کو دور فرمادیتا ہے، کلائیاں دھونے سے کلائیوں کے، سر کا مَسح کرنے سے

سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ (مُسندِ احمد، 1/130، حدیث:415، اسنادہ صحیح)

وُضُو کر کے خَنداں ہوئے شاہِ عثماں　　کہا: کیوں تَبَسُّم بھلا کر رہا ہوں؟

جوابِ سُوالِ مخاطب دیا پھر　　کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

(7) اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُومہ نامی کنواں خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی تو حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے 400 دینار کے بدلے اس کنویں کو خریدا اور مسلمانوں پر صدقہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو اس بات کی خبر ملی تو آپ نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی اے اللہ! عثمان کے لئے جنت کو لازم فرما دے۔ (الطبقات الکبری، 1/392، اسنادہ ضعیف)

(8) شہزادئ رسول حضرت سیدہ امِ کلثوم رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کیا: یارسول اللہ! کیا فاطمہ کے شوہر (علی المرتضیٰ) میرے شوہر (عثمانِ غنی) سے افضل ہیں؟ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ارشاد فرمایا: زَوْجُكِ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَيُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَزِيْدُكِ لَوْقَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتِ مَنْزِلَهٗ لَمْ تَرَىٰ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَعْلُوْهُ فِيْ مَنْزِلَتِهٖ یعنی تمہارے شوہر سے اللہ و رسول محبت فرماتے ہیں اور وہ اللہ و رسول سے محبت کرتے ہیں۔ ایک بات مزید بتادوں، اگر تم جنت میں جا کر اپنے شوہر کا ٹھکانہ دیکھو تو میرے صحابہ میں سے کسی کا ٹھکانہ ان سے بلند و بالا نہیں دیکھو گی۔

(مجمع الزوائد، 9/100، حدیث:14532، اسنادہ ضعیف)

ضروری وضاحت

اے عاشقانِ رسول! اس حدیث شریف سے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان اور جنت میں آپ کے بلند وبالا مقام ومرتبے کا اظہار ہوتا ہے، لیکن یاد رہے! قراٰن وحدیث کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد اللہ پاک کی ساری مخلوق سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ افضل ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بعد انبیا و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس وجن و مَلَک سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمٰنِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنھم۔(بہارِ شریعت،1/241)

(9) لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی عثمان کی شفاعت کی بدولت 70 ہزار ایسے افراد جن پر دوزخ لازم ہوچکی ہو گی وہ بلاحساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

(تاریخ دمشق،39/122،**اسنادہ ضعیف**)

(10) حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے باغ خریدنے کے لئے بھاؤ تاؤ کیا یہاں تک کہ دونوں ایک قیمت پر راضی ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ آگے بڑھاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہاں کے لوگ سودے کے وقت ہاتھ ملاکر سودے کو پکا کرتے تھے۔ جب اس شخص نے یہ دیکھا تو کہنے لگا: میں آپ کو (اپنا باغ) نہیں بیچوں گا یہاں تک کہ آپ قیمت میں دس ہزار

کا اضافہ نہ کر دیں۔ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَدْخَلَ الْجَنَّۃَ رَجُلاً سَمْحًا بَائِعاً وَ مُبْتَاعاً وَ قَاضِیاً وَ مُقْتَضِیاً یعنی اللہ پاک نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو خرید و فروخت میں، (کسی کا حق) ادا کرنے میں اور (اپنے حق کا) تقاضا کرنے میں نرمی سے کام لیتا تھا۔ (پھر اس شخص سے ارشاد فرمایا:) جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی اس حدیث کی وجہ سے میں تمہیں دس ہزار مزید دوں گا۔

(شعب الایمان، 7/536، حدیث: 11256، **اسنادہ حسن**)

شرح

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بیچنے میں نرمی یہ ہے کہ گاہک کو کم یا خراب چیز دینے کی کوشش نہ کرے اور خریدنے میں نرمی یہ ہے کہ قیمت کھری دے اور بخوبی ادا کرے، بیوپاری کو پریشان نہ کرے، تقاضے میں نرمی یہ ہے کہ جب اس کا کسی پر قرض ہو تو نرمی سے مانگے اور مجبور مقروض کو مہلت دے دے اس پر تنگی نہ کرے، جس میں یہ تین صفتیں جمع ہوں وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/242)

(11) اَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ یعنی میری امت میں سے سب سے سچے حیادار عثمان ہیں۔ (ابن ماجہ، 1/102، حدیث: 154، **اسنادہ صحیح**)

شرح

حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اللہ پاک اور اس کی مخلوق سے بہت حیا فرمانے والے تھے یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے اور تنہائی میں بھی شرم و حیا

فرماتے تھے۔ آپ کی اس شرم وحیا کی بدولت اللہ پاک کے فرشتے بھی آپ سے حیا کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے: اِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیا ایمان سے ہے (بخاری، 1/19، حدیث:24) تو گویا کہ مذکورہ بالا حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ سب سے زیادہ ایمان والے عثمان ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا: اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ یعنی شرم و حیا صرف بھلائی ہی لاتی ہے۔ (بخاری، 4/131، حدیث:6117) تو گویا کہ اوپر والی حدیث میں یہ فرمایا گیا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے صرف خیر و بھلائی ہی ظاہر ہوتی ہے یا پھر آپ صرف خیر و بھلائی کا ہی ارتکاب فرماتے ہیں۔ (فیض القدیر، 1/588)

(12) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرے میں اس طرح آرام فرمارہے تھے کہ مبارک رانیں یا پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ (اس دوران) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت مانگی تو انہیں اسی حالت میں اجازت دی اور (ان سے) گفتگو فرمائی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری کا اِذن طلب کیا تو انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دی اور (ان سے) گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور لباس مبارک کو درست فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر بات چیت کرتے رہے۔ جب آپ چلے گئے تو میں نے عرض کی: حضراتِ ابو بکر و عمر آئے تو آپ نے کچھ تَکَلُّف نہیں فرمایا لیکن حضرت عثمان کی آمد پر آپ اٹھ بیٹھے اور لباس کو درست فرمایا (اس کا کیا سبب ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلَا اَسْتَحِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ یعنی کیا

میں اس مرد سے حیانہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔(مسلم، ص1004، حدیث:6209، اسنادہ صحیح)

شرح

شیخِ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کرنے کا مطلب آپ کی تعظیم و توقیر کرنا ہے۔(لمعات التنقیح، 9/636)

امام ابنِ حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی ایک عظیم فضیلت کا بیان ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ فرشتوں کے نزدیک آپ کی کس قدر عظمت و منزلت ہے نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شرم و حیاء ایک اچھی صفت ہے جو فرشتوں کی صفات میں سے ہے۔(فتح الالٰہ، 10/578)

امام بدرالدین محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہونے کی وجہ سے بھی اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ آپ سے حیا کی جائے کیونکہ انسان اپنے سسر کی نسبت داماد سے زیادہ حیا کرتا ہے۔(عمدۃ القاری، 11/426)

(13) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مبارک بستر پر حضرت عائشہ صدیقہ کی چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت چاہی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حال میں انہیں اجازت دی اور وہ اپنی ضرورت پوری کر کے چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

حاضری کا اذن مانگا تو انہیں اسی حال میں اجازت عطا فرمائی اور وہ بھی اپنی ضرورت مکمل کر کے چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے حاضری کا اذن مانگا تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ بیٹھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اِجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ یعنی اپنا لباس درست کرلو۔ میں حاضرِ خدمت ہو کر اپنی ضرورت پوری کر کے چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضراتِ ابو بکر و عمر کے لئے اس طرح اہتمام نہیں فرمایا جیسے حضرت عثمان کے لئے فرمایا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهٖ یعنی عثمان ایک شرمیلے مرد ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں آنے کی اجازت دی تو وہ مجھ سے اپنی ضرورت بیان نہیں کر سکیں گے۔ (مسلم، ص1004، حدیث:6209، **اسنادہ صحیح**)

شرح

یعنی اگر ہم ان کے سامنے اسی بے تکلفی سے لیٹے رہے تو وہ اتنے شرمیلے ہیں کہ یہاں نہ بیٹھ سکیں گے، نہ مجھ سے بات کر سکیں گے، نہ وہ عرض پوری کر سکیں گے جس کے لئے وہ یہاں آئے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/393)

(14) عُثْمَانُ رَجُلٌ ذُوْ حَيَاءٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُوْقِفَهٗ لِلْحِسَابِ فَشَفَّعَنِيْ یعنی عثمان ایک باحیا مرد ہیں۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ انہیں حساب لینے کے لئے کھڑا نہ کرے تو اس نے میری شفاعت قبول فرمالی۔ (تاریخ دمشق، 39/97، **اسنادہ ضعیف**)

(15) عُثْمَانُ اَحْیَا اُمَّتِیْ وَاَکْرَمُھَا یعنی عثمان میری امت میں سے سب سے زیادہ باحیا اور سخی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/93، حدیث: 157، اسنادہ ضعیف)

حیائے عثمانی: امام محمد عبد الرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شرم وحیا ایک ایسا وصف ہے جس سے دیگر خوبیاں جنم لیتی ہیں۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنا سیدھا ہاتھ کبھی شرم گاہ پر نہیں لگایا، اسلام لانے کے بعد سے آپ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد فرماتے، آپ کے آزاد کردہ غلاموں کی مجموعی تعداد تقریباً 2400 ہے۔ آپ نے اسلام لانے سے پہلے اور بعد کبھی چوری یا زنا کا اِرتکاب نہ کیا اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں حفظِ قرآن کا اعزاز پایا۔ (فیض القدیر، 4/399)

(16) عبید اللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے جب مسجدِ نبوی شریف کی نئے سرے سے تعمیر کروائی تو اس پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا (اور کہا کہ مسجد شریف کو پہلے والی حالت پر ہی رہنے دیا جائے)۔ اس موقع پر حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں نے اس بارے میں بہت بات کی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو اللہ پاک کے لئے مسجد بنائے اور اس عمل سے اللہ پاک کو راضی کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم، ص214، حدیث: 1189، اسنادہ صحیح)

(17) حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ یَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِیْ فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو فلاں لوگوں کی مِرْبَدَ (وہ زمین جس میں کھجوریں سکھائی جاتی ہیں) خرید لے، اللہ پاک اس کی

مغفرت فرمائے۔ میں نے وہ زمین 20 ہزار یا 25 ہزار میں خرید لی۔ جب میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِجْعَلْهُ فِیْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهٗ لَكَ یعنی اس زمین کو ہماری مسجد میں شامل کر دو، اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔ (نسائی، ص518، حدیث:3179، **اسنادہ حسن**)

(18) مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ یعنی جو تنگی والے لشکر (غزوۂ تبوک) کے لئے تیاری کا سامان مہیا کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (یہ فرمانِ عالیشان سن کر) حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے لشکر کے لئے سامان پیش کیا۔
(بخاری، 2/529، **صحیح**)

(19) سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کے لئے (راہِ خدا میں) خرچ کرنے کی ترغیب دلا رہے تھے کہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ایک سو اونٹ تمام ضروری سامان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں دینے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دوبارہ ترغیب دلائی تو آپ نے 200 اونٹ اور تیسری بار ترغیب دلانے پر 300 اونٹ تمام ضروری سامان سمیت پیش کرنے کی نیت فرمائی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے ہوئے منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے: مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ یعنی اس کے بعد عثمان جو کچھ کرے اس پر مُؤَاخذہ نہیں، اس کے بعد عثمان جو کچھ کرے اس پر مُؤَاخذہ نہیں۔

(ترمذی، 5/391، حدیث:3720، **اسنادہ ضعیف**)

شرح

شیخِ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: یعنی یہ نیکی کرنے کے بعد ان کے کسی عمل پر انہیں گناہ نہیں ملے گا، مراد یہ ہے کہ ان کا یہ عمل ان کی تمام خطاؤں کے لئے کفارہ بن گیا ہے۔ یہ فرمانِ عالیشان ایسے ہی ہے جیسے اہلِ بدر سے متعلق فرمایا گیا: لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنی بے شک اللہ پاک نے اہلِ بدر کی طرف خصوصی توجہ کرکے ارشاد فرمایا: تم جو چاہے کرو، تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (مسلم، ص1040، حدیث:6401، لمعات التنقیح، 9/638)

امام شرف الدین حسین بن محمد طِیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اگر عثمان فرائض کے علاوہ کوئی نفل عبادت نہ کریں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی یہ نیکی ان کے لئے تمام نفل عبادتوں کے برابر ہے۔ (شرح الطیبی، 11/256، تحت الحدیث:6072)

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار چندہ کی اپیل کی۔ ہر بار میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو، دو سو، تین سو اونٹ کا مع سامان کے اعلان کیا، کسی کو بولنے کا موقع ہی نہ دیا، چھ سو اونٹ مع سامان کا بھی اعلان کیا اور ایک ہزار اشرفیوں کا بھی جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔ خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت 950 اونٹ، پچاس گھوڑے اور ایک ہزار اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں دس ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/395)

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص312)

(20) غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار (سونے کی اشرفیاں) اپنی آستین میں لائے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اشرفیوں کو الٹ پلٹ کر ملاحظہ فرمانے لگے اور پھر دو مرتبہ ارشاد فرمایا: مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ یعنی آج کے بعد عثمان جو بھی کریں ان کا کوئی عمل انہیں نقصان نہ دے گا۔

(ترمذی، 5/392، حدیث: 3721، **اسنادہ حسن**)

شرح

اس فرمان عالی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تین بشارتیں دی گئیں: ایک یہ کہ ان کے سارے گزشتہ گناہ اور خطائیں معاف ہو گئیں، ان کا آج کا یہ عمل ان کا کفارہ بن گیا۔ دوسرے یہ (کہ) آئندہ وہ گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔ تیسرے یہ کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/396)

(21) حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم ایک جہاد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ موجود تھے کہ لوگوں کو کھانے پینے کے سامان کی کمی کا سامنا ہوا یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہرے پر غم جبکہ منافقین کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معاملہ ملاحظہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وَاللهِ لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتّٰى يَاتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ یعنی اللہ پاک کی قسم! سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ کریم تمہیں رزق عطا فرمادے گا۔ (یہ سن کر) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خبر کو پورا کر دیں گے، چنانچہ آپ

نے کھانے کے سامان سے لدے ہوئے 14 اونٹ خریدے اور ان میں سے 9 بارگاہِ رسالت میں پہنچادیئے۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیاتو عرض کیاگیاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں یہ تحفہ بھیجاہے۔ اس موقع پر مسلمانوں کے چہرے پر خوشی جبکہ منافقین کے چہرے پر غم کے آثار نمایاں ہوئے اور میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھاکہ آپ نے دونوں مبارک ہاتھ اس طرح اٹھارکھے ہیں کہ بغلوں کی سفیدی دیکھی جاسکتی ہے اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے لئے ایسی دعافرمارہے ہیں کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آپ کو کسی کے لئے ایسی دعاکرتے ہوئے نہیں دیکھا۔(معجم اوسط،5/258، حدیث:7255،**اسنادہ حسن**)

(22) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شہزادی کے پاس تشریف لائے تو وہ (اپنے شوہر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سر دھورہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یَا بُنَیَّۃُ اَحْسِنِیْ اِلٰی اَبِی عَبْدِ اللهِ فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِیْ بِیْ خُلُقًا یعنی اے میری بیٹی! ابوعبداللہ کے ساتھ اچھاسلوک کروکیونکہ یہ میرے ان صحابہ میں سے ہیں جن کی سیرت میری سیرت سے بہت مُشابہ (یعنی ملتی جلتی) ہے۔

(معجم کبیر،1/76، حدیث:98،**اسنادہ ضعیف**)

(23) حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ، شہزادئ رسول حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جب ہجرت کرکے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصے تک ان دونوں کی کوئی خبر نہ آئی۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لاکر ان کے بارے میں کسی خبر سے متعلق دریافت فرماتے تھے۔ایک دن ایک عورت نے آکر ان کی خبر پہنچائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ

عُثْمَانَ اَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَى اللهِ بِاَهْلِهٖ بَعْدَ لُوْطٍ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ اللہ پاک کی طرف ہجرت کی۔(معجم کبیر،1/90،حدیث:143،**اسنادہ ضعیف**)

شرح

اسلام کے ابتدائی دور میں جب مشرکین کے مظالم دن بدن بڑھنے لگے تو رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: حبشہ میں ایک ایسا بادشاہ موجود ہے جس کے یہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ اگر تم وہاں چلے جاؤ تو اللہ پاک تمہارے لئے کشادگی فرمادے گا۔ اس فرمانِ عالیشان پر مسلمانوں نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی جس میں سے پہلی ہجرت اعلانِ نبوت کے 5ویں سال رجب کے مہینے میں ہوئی۔ پہلی بار ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد ایک قول کے مطابق 15 تھی جن میں سے 11 مرد اور 4 عورتیں تھیں۔ یہ حضرات پیدل سمندر تک گئے اور پھر وہاں سے آدھے دینار پر کشتی کرائے پر لے کر حبشہ پہنچے۔ اس ہجرت کے لئے پہل کرنے والے حضرت عثمانِ غنی اور آپ کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما تھے۔ اس ہجرت کے بعد کچھ عرصے تک ان حضرات کی کوئی خیر خبر موصول نہ ہوئی یہاں تک کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: میں نے ان دونوں کو اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کو سواری پر بٹھا کر کہیں لے جارہے تھے۔(فتح الباری،8/161)

(24) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوۂ بدر سے غیر حاضری کا سبب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ یعنی تمہیں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے ایک مرد کے برابر ثواب بھی ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی۔ (بخاری، 2/352، حدیث:3130، اسنادہ صحیح)

شرح

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور غزوۂ بدر کے موقع پر سخت علیل اور جاں بلب تھیں حتی کہ اسی اَثناء (درمیان) میں وِصال فرما گئیں۔ ان کی تیمارداری کے لئے حضرت عثمان کو حکم ہوا کہ گھر ہی رہو، تم کو غزوے میں شرکت کا ثواب بھی ملے گا اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر سے مدینۂ طیبہ واپس ہوئے تو وہ دفن بھی ہو چکی تھیں، فتح کی بشارت لے کر جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینۂ طیبہ پہنچے تو دفنائی جارہی تھیں۔ جس صبح کو ان کا وصال ہوا اسی دن حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینۂ طیبہ پہنچے۔ (نزہۃ القاری، 4/233)

(25) غزوۂ بدر کے دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللهِ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ یعنی عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لئے گئے ہیں، ان کی طرف سے

میں بیعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ غنیمت میں ان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے علاوہ کسی اور غیر حاضر شخص کا حصہ مقرر نہیں فرمایا۔(ابو داؤد، 3/98، حدیث:2726، **اسنادہ حسن**)

شرح

یہ فرمانِ عالی بدر کی غنیمت تقسیم فرماتے وقت کا ہے۔ خیال رہے کہ جنابِ رقیہ (رضی اللہ عنہا) کی تیمارداری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت تھی مگر اس کو اللہ رسول کا کام فرمایا گیا۔ معلوم ہوا کہ حضور کی فرمانبرداری رب تعالیٰ کی اطاعت ہے۔(اس موقع پر) حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بایاں (Left) ہاتھ اٹھایا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اپنے داہنے (Right) ہاتھ کو فرمایا کہ یہ ہمارا ہاتھ ہے اور خود ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی۔ اس بیعتِ عثمان کا واقعہ دوبار ہوا: ایک تو غزوۂ بدر میں، دوسرے بیعتُ الرضوان کے موقع پر مقامِ حدیبیہ میں، یہ ہے حضرت عثمان کی شان رضی اللہ عنہ۔

دستِ حبیبِ خدا جو کہ یَدُ اللہ تھا

ہاتھ بنا آپ کا، آپ وہ ذی شان ہیں (مراۃ المناجیح، 5/601)

(26) مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی میں نے عثمان کا ام کلثوم سے نکاح آسمان سے آنے والی وحی (یعنی اللہ پاک کے حکم) کی وجہ سے کیا ہے۔(معجم اوسط، 4/77، حدیث:5269، **اسنادہ ضعیف**)

(27) يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا یعنی اے عثمان! یہ جبرائیل ہیں جنہوں نے مجھے

یہ خبر دی ہے کہ اللہ پاک نے تمہارا نکاح رقیہ کے مہر جتنے مہر پر امِ کلثوم سے فرمادیا ہے اور انکے ساتھ بھی ویسا ہی حسنِ سلوک لازم ہو گا۔

(ابن ماجہ، 1/79، حدیث:110، **اسنادہ ضعیف**)

شرح

ظاہر یہ ہے کہ خود اللہ پاک نے یہ نکاح فرمادیا جیسا کہ ازواجِ مطہرات کا معاملہ ہے، مثلاً ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ترجمۂ کنز العرفان: پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔

(پ22، احزاب:37، حاشیہ سندی علی ابن ماجہ، 1/79)

(28) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اس شہزادی کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے جو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں (یعنی حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا) اور ارشاد فرمایا: فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ضرور (ایک کے بعد ایک) ان سب کا نکاح عثمان سے کر دیتا، اور میں نے صرف آسمان سے آنے والی وحی (یعنی اللہ پاک کے حکم) پر ان کے ساتھ (یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹوں کا) نکاح کروایا ہے۔

(معجم کبیر، 22/436، حدیث:1063، **اسنادہ ضعیف**)

(29) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی (حضرت امِ کلثوم رضی اللہ عنہا) کے وصال کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ لَوْ كَانَ لِيْ

ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَ مَا زَوَّجْتُهُ اِلَّا بِالْوَحْیِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی عثمان کا نکاح کرواؤ۔ اگر میری کوئی تیسری (غیر شادی شدہ) بیٹی موجود ہوتی تو میں (اس سے) عثمان کا نکاح کروا دیتا اور میں نے عثمان کا (اپنی 2 بیٹیوں سے) نکاح صرف اللہ پاک کے حکم سے کروایا تھا۔ (معجم کبیر، 17/184، حدیث:490، **اسنادہ ضعیف**)

(30) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: (مجھے وہ وقت یاد ہے جب) اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مبارک پیٹھ کے ساتھ مجھ سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت تھے۔ جبرائیلِ امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل کر رہے تھے اور آپ حضرت عثمان سے ارشاد فرما رہے تھے: اُكْتُبْ يَا عُثَيْم یعنی اے عثمان! لکھو۔ اللہ پاک نے آپ کو یہ مقام و مرتبہ اس لئے عطا فرمایا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں عزت والے تھے۔

(مسند احمد، 10/101، حدیث:26190، **اسنادہ حسن لغیرہ**)

شرح

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو "يَا عُثَيْم" کہہ کر پکارنا محبت اور شفقت کے طور پر تھا۔ اس روایت سے بارگاہِ رسالت میں آپ کا مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کاتبینِ وحی میں سے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب، 4/541)

(31) اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ اِلٰى كُفْوِهٖ یعنی تم میں سے ہر شخص اٹھ کر

اپنے ہم پَلّہ کے پاس چلا جائے۔ یہ فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں گلے لگا کر ارشاد فرمایا: اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو۔

(مستدرک، 6/75، حدیث: 4586، **اسنادہ ضعیف**)

(32) اِنِّيْ سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ حَاجَةً سِرًّا فَقَضَاهَا سِرًّا فَسَأَلْتُ اللهَ اَنْ لَّا يُحَاسِبَ عُثْمَانَ یعنی میں نے پوشیدہ طور پر عثمان بن عفان سے ایک ضرورت کا ذکر کیا تو انہوں نے خفیہ طور پر اسے پورا کر دیا، اس پر میں نے اللہ پاک سے دعا فرمائی کہ وہ عثمان سے حساب و کتاب نہ لے۔

(تحفۃ الصدیق فی فضائل ابی بکر الصدیق، ص123، **اسنادہ ضعیف**)

(33) يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ یعنی اے عثمان! اللہ پاک تمہیں ایک قمیص پہنائے گا، اگر لوگ تم سے وہ قمیص اُتارنا چاہیں تو تم ان کی وجہ سے اُسے مت اتارنا۔ (ترمذی، 5/394، حدیث: 3725، **اسنادہ صحیح**)

شرح

یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو خِلافت عطا فرمائے گا۔ لوگ تم کو معزول کرنا چاہیں گے، تم ان کے کہنے سے خلافت سے دَسْت بَرْدار نہ ہونا کیونکہ تم حق پر ہو گے وہ باطل پر۔ (مراۃ المناجیح، 8/402) جب باغیوں نے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ سے خلافت سے دست برداری کا مطالبہ کیا تو اسی فرمانِ عالی شان کے پیشِ نظر آپ نے دست برداری سے انکار فرمادیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 10/442)

یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ

حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص312)

(34) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں ارشاد فرمایا: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ بَعْضَ اَصْحَابِیْ یعنی میں چاہتا ہوں کہ میرے صحابہ میں سے کوئی میرے پاس ہو۔ حاضرین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے بارے میں پوچھا تو آپ خاموش رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق دریافت کیا تو بھی آپ نے سُکوت فرمایا۔ تیسری بار عرض کی گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس بُلا لائیں۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہو کر خدمتِ اقدس میں تنہا بیٹھ گئے۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ گفتگو فرمائی جسے سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ جب (خلافت کے آخری دنوں میں) باغیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے مکانِ عالیشان کا محاصرہ کر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں اس پر صبر کروں گا۔ (ابن ماجہ، 1/80، حدیث: 113، اسنادہ صحیح)

شرح

یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر لوگ تمہیں خلافت سے دست بردار کرانے کی کوشش کریں تو ان کی بات مت ماننا یا پھر یہ وصیت فرمائی تھی کہ میں صبر کروں اور (محاصرہ کرنے والوں سے) لڑائی نہ کروں۔ (لمعات التنقیح، 9/644)

(35) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرضِ وفات میں دو مرتبہ ارشاد فرمایا: اِفْتَحُوْا لَهُ الْبَابَ یعنی اس کے لئے دروازہ کھولو۔ ہم نے دروازہ کھولا تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قریب بلایا تو وہ آپ پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ جب انہوں نے سر اٹھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: أَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ یعنی میں نے جو کہا ہے وہ آپ سمجھ گئے؟ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے انہیں دوبارہ قریب بلا کر سرگوشی فرمائی اور پھر پوچھا: میں نے جو کہا ہے وہ آپ سمجھ گئے؟ جس پر انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی اور پوچھا: أَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ یعنی میں نے جو کہا ہے وہ آپ سمجھ گئے؟ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، میرے کانوں نے آپ کے فرمان کو سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں وہاں سے بھیج دیا۔

(مسند احمد، 10/125، حدیث:26329، **اسنادہ حسن**)

(36) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق ارشاد فرمایا: يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا یعنی اس فتنے کے دوران انہیں مظلومیت کی حالت میں شہید کر دیا جائے گا۔ (ترمذی، 5/395، حدیث:3728، **اسنادہ صحیح**)

(37) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے بعد اختلاف اور فتنہ دیکھو

گے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں اس وقت کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهٖ یعنی (مسلمانوں کے) امیر اور ان کے رُفقاء کو لازم پکڑ لینا۔ (مستدرک، 6/79، حدیث: 4591، **اسنادہ حسن**)

شرح

یعنی اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفۂ برحق ہوں گے، ان کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ تم سب کو امان عثمان کے دامن میں ملے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/408)

(38) حضرت سیدنا مُرَّہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول **اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان فتنوں کو بہت قریب بتایا۔ اتنے میں ایک صاحب چادر اوڑھے ہوئے وہاں سے گزرے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى یعنی اس دن یہ شخص ہدایت پر ہو گا۔ میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ صاحب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کرکے پوچھا: آپ ان کے بارے میں فرمارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نَعَمْ یعنی ہاں۔ (ترمذی، 5/393، حدیث: 3724، **اسنادہ صحیح**)

شرح

یہاں فتنوں سے مراد وہ جنگ و جِدال ہیں جو حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے (وصالِ ظاہری کے) بعد مسلمانوں میں ہونے والے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/401)

(39) سرکارِ دوعالَم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضراتِ ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو پہاڑ ہلنے لگا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک

پاؤں سے ٹھوکر مار کر پہاڑ سے ارشاد فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ یعنی اے اُحُد! ساکن ہو جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ (بخاری، 2/524، حدیث: 3675، ابو داؤد، 4/280، حدیث: 4651، اسنادہ صحیح)

شرح

یہ حضرات یا تو اُحُد پہاڑ اور وہاں پر شُہداء کے مزارات کی زیارت کرنے تشریف لے گئے تھے یا ویسے ہی سیر و سیاحت کے لیے چڑھے تھے، پہاڑ خوشی میں وَجد کرنے اور ہلنے لگا کہ آج مجھ پر ایسے قدم آئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے ولی ساری خَلْقَت کے محبوب ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مناتے ہیں، انہیں پتھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب کے انجام سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، ج8، ص408)

امام ابنِ مُلَقِّن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے ان حضرات کی فضیلت ظاہر ہے۔ (التوضیح لشرح الجامع الصحیح، 20/272)

شِھَابُ الْمِلَّةِ وَ الدِّین امام احمد بن محمد خَفَاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اُحُد پہاڑ کا ہلنا یا تو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت اور اللہ پاک کے خوف کے سبب تھا یا پھر اتفاق سے ان حضرات کی تشریف آوری کے وقت زلزلہ آگیا تھا جس کی وجہ سے پہاڑ ہلنے لگا۔ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کو ساکن رہنے اور حرکت نہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ پاک نے پہاڑ میں سمجھ بوجھ اور زندگی پیدا فرمائی تھی کیونکہ پہاڑ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا بھی اور اس کی تعمیل بھی کی۔ (نسیم الریاض، 4/36)

امام ابن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُحُد پہاڑ کا ہلنا فخر کی وجہ سے تھا (کہ مجھ پر کن عظیم ہستیوں کے قدم پڑے ہیں)۔(فتح الالہ،10/584)

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زَلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں (حدائقِ بخشش، ص87)

(40) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا لیکن آپ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں فرمائی۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کی نمازِ جنازہ ترک فرمائی ہو۔ ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ یعنی یہ شخص عثمانِ غنی سے دشمنی رکھتا تھا تو اللہ پاک بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(ترمذی،5/396، حدیث:3729، **اسنادہ ضعیف**)

شرح

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میت پر نمازِ جنازہ ادا کرنا میت کے لئے دعا اور شفاعت پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ شخص (اپنے اس گناہ کے باعث) اس سعادت سے محروم رہا، اللہ پاک کی پناہ۔ اس حدیث شریف میں یہ ذکر نہیں ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسروں کو بھی اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا، ممکن ہے کہ آپ نے خود اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی ہو اور دوسرے حضرات نے پڑھ لی ہو جیسا کہ ایک مقروض شخص کے بارے میں منقول ہے۔(نسیم الریاض،4/525)

اللہ کریم ”اربعینِ عثمانی“ کو قبول فرمائے، اسے مُؤَلِّف، اس کے والدین، اہلِ خانہ اور تمام احباب کے لئے مغفرت کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

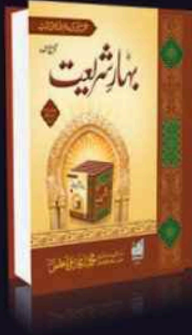
رُک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمانِ غنی کا

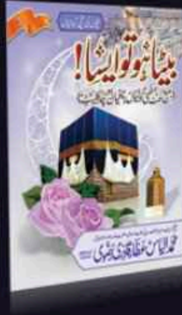
(ذوقِ نعت، ص81)

سُنّت کی بہاریں

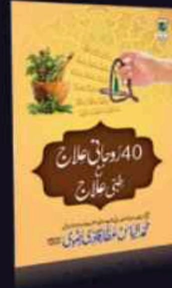
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ









فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مدنی مذاکرہ نعت شریف
بیان شارٹ کلپ آڈیو ویڈیو

ہفتہ وار رسالہ اپڈیٹ
مخصوص
ان شاءاللہ عزوجل
سلسلے







دعوتِ اسلامی

فیضان

دعوت اسلامی واٹس ایپ گروپ میں ایڈ ہونے کیلئے نیچے دیئے گئے نمبر پر

اپنے نام کے ساتھ مدینہ لکھ کر واٹس ایپ ایس ایم ایس کریں

پھر انتظار فرمائیں

ان شاء اللہ عزوجل آپ کو جلد از جلد گروپ میں ایڈ کر دیا جائے گا



+923121616255 واٹس ایپ نمبر

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے (ان شاء اللہ عزوجل)